125842 ـ عربی النسل کینڈین بیوی نے بچی چھین کر طلاق کا مطالبہ کر دیا ہے اسے کیا نصحیت کی جائے ؟

سوال

میں مصری ہوں اور ایک مصری عورت سے شادی کی جس کے پاس کینڈا کی شہریت ہے، پھر میں اس کے ساتھ کینڈا گیا ۔ یہ علم میں رہے کہ میرے پاس امریکہ کی شہریت ہے ۔ جب میں کینڈا گیا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ بیوی کے خاندان میں بہت ساری غیر اسلامی روایات ہیں، حالانکہ میں نے شادی سے قبل اس سے اس کے متعلق دریافت بھی کیا تھا مثلا: نماز وغیرہ.
ہمارے مابین اتفاق ہوا تھا کہ میرا کینڈا میں رہنے کی عدم رغبت یا وہاں نہ رہ سکنے کی صورت میں واپس خلیج چلا جاؤنگا، اور بیوی نے اس پر موافقت کی تھی، جب میں وہاں گیا تو اس کے خاندان میں حالات غیر مطمئن دیکھے اور وہاں زندگی بسر کرنے میں اپنے لیے خطرہ محسوس کیا، اور اسلامی امور میں اس کے خاندان کی دخل اندازی دیکھی اور دیکھا کہ وہ میرے اسلامی مظہر پر بھی اثرانداز ہو کر مجھے تبدیل کرنے کی کوشش کرنے لگے کہ ایک ماڈرن مسلمان بن جاؤں جو پردہ وغیرہ نہ کیا جائے اور شراب کی محفل میں بیٹھا جائے.
میری بیوی نے مجھے قسطوں (mortgage) پر گھر خریدنے پر راضی کر لیا، کچھ عرصہ بعد مجھے علم ہوا کہ یہ حرام ہے، اور بعض علماء نے مجبور شخص کے لیے اس کی اجازت دی ہے، لہذا میں نے اسے فروخت کرنے کا عزم کر لیا، لیکن اس لیے نہیں کہ یہ حرام ہے بلکہ اس لیے کہ وہ راضی نہیں ہوئے، اور اسی اثناء میں میری بیوی حاملہ ہو گئی تو میں نے صبر کیا حتی کہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا، اس کے بعد میں نے اسے کہا چلو یہاں سے واپس خلیج چلتے ہیں تو وہ بادل نخواستہ تیار ہو گئی، لیکن اس کے گھر والوں نے انکار کر دیا اور وہ اپنی ماں کی موافقت کے بغیر خود کچھ بھی نہیں کر سکتی؛ کیونکہ اس کی ماں ہی گھر میں سیاہ و سفید کی مالک ہے اور باپ کی نہیں چلتی، کئی ایک مشکلات کے بعد میں نے کہا کہ چلو میں اکیلا ہی واپس چلا جاتا ہوں ۔ اور ان کی تجویز کی بنا پر ۔ میں نے کہا وقت فوقتا بیوی کو ملنے آ جایا کرونگا، اور جب میں نے گھر فروخت کرنے کا کہا تو وہ پاگل ہو گئے اور گھر فروخت کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ بیوی کو طلاق دے دو اور گھر فروخت کر دو، اور میری بیوی کو بھی میرے خلاف کر دیا اور اسے میرے گھر سے نکال کر لے گئے.
اسی دن اس کے بھائی نے میرے ساتھ بات کی اور مجھ سے طلاق کا مطالبہ کیا تا کہ مجھے سفر سے روک دے، اور وکیل نے مجھے طلاق دینے کے لیے طلب کیا پھر میرے مالی حالات کچھ سخت ہو گئے حتی کہ میں نے اپنا گھر بھی چھوڑ دیا اور اپنی بیٹی کو بھی پرورش میں نہ لینے پر مجبور کر دیا گیا... الخ.
میں اب ایک اسلامی عربی ملک جانا چاہتا ہوں اور اپنی عفت و عصمت کو بچانے کے لیے شادی کرونگا لیکن اپنی بیٹی کو کینڈا میں چھوڑوں جس کی عمر ابھی صرف ڈیڑھ برس ہے اور میں مقروض بھی ہوں اور اپنی بچی کو اپنی پرورش میں لینے پر قادر ہوں لیکن اس کے لیے مجھے وہاں کینڈا میں ہی رہنا پڑیگا لیکن میں اپنی اولاد کی پرورش اسلامی

معاشرے میں کرنا چاہتا ہوں کسی غیر اسلامی معاشرے میں نہیں برائے مہربانی کوئی نصیحت فرمائیں، اور کیا اگر میں کینڈا ترک کر کے آ جاؤں اور کبھی اپنی بیٹی کو ملنے کے لیے جاؤں تو اللہ میری پکڑ کریگا اور کیا میں اس حدیث کے تحت تو نہیں آتا " آدمی کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنی پرورش اور عیالت داری میں رہنے والے کو ضائع کر دے " ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کسی کافرہ ملك کی شہریت اختیار کرنی اور وہاں رہائش اختیار کرنا اور وہاں کی شہري ترکھنے والی عورت سے شادی کرنے کا معنی یہی ہے کہ اس میں شادی ناکام ہونے کا احتمال زیادہ ہے اور پھر غالبا بچوں کی تربیت میں بھی ناکامی ہوتی ہے، خاص کر جب خاوند دین پر عمل کرنے والا ہو، اس کا کوئی بھی انکار نہیں کرتا کہ خاوند اور بیوی اور ان کے بچوں پر ماحول کا اثر ضرور ہوتا ہے، اور اس کا بھی کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ان کفار کے قوانین ایسے ہیں جو اس ملك کی شہریت حاصل کرنے والے سے شادی کرتا ہے اس کی اولاد پر اس ملك کا سلطہ اور طاقت ہوتی ہے.

اس لیے ہمارے بھائی سائل کو جو معاملہ پیش آیا ہے اس کے متعلق ہم یہی دعا کرتے ہیں کہ آپ کے معاملہ میں اللہ تعالی آسانی پیدا فرمائے اور آپ کو بہتر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

ہم آپ کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ:

آپ اس ملك میں رہتے ہوئے اپنی بیوی کو اپنا مطالبہ تسلیم کرنے پر راضی کرنے کی کوشش کریں کہ وہ آپ کے ساتھ اسلامی ملك میں چلی جائے جہاں آپ دونوں اللہ کے احکام پر صحیح طرح عمل کر سکیں، اور اس غلط قسم کے معاشرے اور ماحول سے چھٹکارا حاصل کر سکیں، یہی وہ اعلی اور بہتر چیز ہے جس کو آپ کے لیے حاصل کرنا ممکن ہے، اور اسی میں آپ کے خاندان اور بچوں کی حفاظت ہو گی.

لیکن اگر آپ اپنی بیوی کی اصلاح نہیں کر سکتے اور وہ اپنی گمراہی میں رہنے پر مصر ہو اور آپ کے ساتھ جانے سے انکار کر دے اور اپنے خاندان میں ہی رہنا پسند کرے تو پھر آپ ہر قسم کے اسباب سے اس کے خاندان والوں سے اپنی بچی حاصل کرنے کی کوشش کریں، ایسا کرنا آپ پر واجب اور ضروری ہے، کیونکہ آپ اس بچی کے ذمہ دار ہیں، اور اگر اس میں کوئی کوتاہی کرتے ہیں تو بلاشك آپ اس کے ضائع ہونے کے ذمہ دار ہونگے.

اور اگر آپ نے طلاق نہیں دی تو آپ اپنی بیوی کے ساتھ رابطہ رکھیں ہو سکتا ہے آپ کے غائب ہونے کی صورت

میں اس کی رائے تبدیل کرنے کا باعث ثابت ہو اور وہ آپ کو اختیار کرنے کے لیے آپ سے مل جائے.

اور اگر طلاق ہو چکی ہے تو پھر آپ اپنی بیٹی سے رابطہ رکھیں اور اس کو حاصل کرنے سے ناامید مت ہوں، اور آپ ملک سے باہر رہتے ہوئے بھی وکیل کی مدد سے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں تا کہ وہ اس مقدمہ کی پیروی کرتے ہوئے اسے آپ کی پرورش میں واپس لائے.

اور آپ کا بیٹی سے مسلسل رابطہ رکھنا بھی آپ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کا باعث کریگا جب بڑی ہو گی تو وہ آپ سے رابطہ رکھےگی، اور ہو سکتا ہے وہ آپ کے ساتھ رہنے کے لیے آپ کو اختیار کرے، انسان کو علم نہیں کہ اس کے لیے کیا لکھا جا چکا ہے، اس کے لیے تو صرف اتنا ہے کہ وہ اس کے اسباب پیدا کرے اور ان اسباب پر عمل کرے.

اور ہم جس کی تاکید کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ آپ کے لیے اپنی بیٹی کواس حالت میں جو آپ بیان کر رہے ہیں اس کی ماں کے پاس چھوڑنا جائز نہیں، اس کے لیے آپ جو بھی راسطہ اختیار کریں کر سکتے ہیں؛ اس کی ماں کے ساتھ حیلہ اور کوشش کریں کہ وہ اسے لے کر آپ کے ساتھ خلیج آ جائے، یا پھر کچھ مدت کے لیے وہاں رہے، جب تك آپ کی بیٹی آپ کے ساتھ نہیں مل جاتی، اگر اس کی فرصت ہو چاہے حیلہ کر کے ہی.

اور آپ کے لیے کوئی مناسب بیوی تلاش کرنا ممکن ہے جو آپ کے حالات کو سمجھتی ہو اور آپ کی رضا کے ساتھ موافق ہو اور آپ کے دین اور ایمان سے موافقت رکھتی ہو.

اور پہلے مرحلہ میں جس میں ہمیں امید ہے کہ آپ اپنی بیٹی کو حاصل کر لیں گے اور آپ اس پر مطمئن ہونگے اس میں ان شاء اللہ آپ کے نئے بیٹوں پر کوئی خطرہ نہیں ہو گا.

اور جب بھی آپ یہ محسوس کریں کہ ا ب ان کا مکمل طور پر کسی اسلامی ماحول میں منتقل کرنا واجب و ضروری ہے تو آپ ان کو لے کر اسلامی ملك میں چلے جائیں، جہاں آپ اپنی اولاد پر مطمئن ہوں، امید ہے اللہ تعالی آپ کی پہلی بیٹی کو آپ کے ساتھ جمع کریگا.

اور آپ اپنے پروردگار سے اس میں معاونت طلب کریں اور جس میں آپ کی بیٹی کے لیے آسانی ہو اللہ سے وہ خیر و بھلائی مانگیں.

واللہ اعلم .